کتاب الثقات لابن حبان

حضرت مولانا نورالبشر صاحب

"وہ کتابیں اپنے آباء کی......" کے عنوان کے تحت اسلام کے مراجع و مصادر اور ماخذ میں سے کسی ایک کتاب کا تعارف پیش کیا جاتا ہے، اس مرتبہ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "کتاب الثقات لابن حبان" کا تعارف نذر قارئین ہے۔(مدیر)

امام ابن حبان: امام محمد بن حبان بن احمد بن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب الیاس بن مضر میں جاکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ سے جاملتا ہے۔ افغانستان کے علاقے "بُست" میں پیدا ہوئے، طلبِ حدیث کے لیے نگر نگر گھومے پھرے، صحرائے علم کی دشت نوردی میں تیس سال سے زائد عرصہ گزار دیا، تقریباً ساٹھ کے قریب وقیع تالیفات چھوڑیں ۳۵۴ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات اکثر گردشِ زمانہ کی نذر ہوگئیں۔ آج ان کی تصانیف میں سے صرف "صحیح ابن حبان" (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان) "کتاب الثقات" اور "روضۃ العقلاء و نزھۃ الفضلاء"، "کتاب الضعفاء" نامی کتابیں دستیاب ہیں باقی مفقود ہیں۔

آج کی نشست میں ہم ان شاءاللہ "کتاب الثقات" کا تعارف پیش کریں گے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے جرح و تعدیل کے فن میں دو اہم کتابیں تصنیف فرمائیں ان میں ایک تو "کتاب الضعفاء" ہے جس کا پورا نام "کتاب المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین" ہے اور جیسا کہ اس کے نام سے واضح ہے یہ کتاب ضعیف رواۃ کے لیے مخصوص ہے۔

اور دوسری کتاب "الثقات" ہے جو ثقہ رواۃ کے تذکروں پر مشتمل ہے اس کتاب میں ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اجتہاد کے مطابق ثقہ رواۃ کا استیعاب کیا ہے، اس سلسلہ میں انھوں نے قاعدہ یہ مقرر کیا ہے کہ جس راوی کے بارے میں کوئی جرح معلوم نہ ہو وہ "عادل" ہے، اگرچہ کسی سے تعدیل بھی منقول نہ ہو۔ وہ فرماتے ہیں ایسے "عادل" شخص کی خبر بہرحال حجت ہے بشرطیکہ پانچ اوصاف سے خالی ہو۔

❶ مذکورہ عادل شخص کا شیخ ضعیف ہو کہ اس کی روایت حجت نہ ہو۔
❷ مذکورہ عادل شخص کے نیچے کا کوئی راوی واہی اور ضعیف ہو کہ اس کی روایت قابلِ احتجاج نہ ہو۔
❸ یا وہ روایت مرسل ہو کہ اس سے حجت قائم نہیں ہوتی۔
❹ یا وہ منقطع ہو کہ اس سے بھی احتجاج درست نہیں۔
❺ یا سند میں کوئی مدلس ہو اور اس نے اپنے شیخ سے سماع کی تصریح نہ کی ہو۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الثقات پانچ حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ: سیرت نبوی، خلفائے راشدین، خلفائے بنی امیہ اور خلفائے بنی عباس کے تذکروں پر مشتمل ہے۔

دوسرا حصہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تذکروں پر مشتمل ہے۔ تیسرا حصہ تابعین کے تذکرے پر، چوتھا حصہ تبع تابعین کے تذکروں پر اور پانچواں حصہ تبع الاتباع کے تذکرے پر مشتمل ہے۔

سیرت کے بیان میں ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اختصار کے ساتھ سب سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ اور نسب کو ذکر کیا ہے، مکہ مکرمہ میں آپ کے مختصر حالات اور پھر بعثت کا حال تحریر کیا ہے، بیعتِ عقبہ اولیٰ، اسراء و معراج، بیعتِ عقبہ ثانیہ اور ہجرت کا ذکر کیا ہے۔

اس کے بعد سن وار حوادث و واقعاتِ سیرت کو منقح انداز سے تحریر فرمایا، اس سلسلہ کو وفاتِ نبوی پر ختم کر کے آخر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیۂ مبارکہ اور اوصافِ عالیہ کے ذکر سے اس باب کا اختتام فرمایا۔

اس کے بعد خلفاء اربعہ کے ادوار کو سن وار مرتب کیا، خلفاءِ راشدین کے بعد بنو امیہ اور بنو عباس کے خلفاء وامراء کا ترتیب وار ذکر کیا، تا آنکہ ابن حبان کے زمانہ میں المطیع بن المقتدر خلیفہ تھا، اس کے ذکر پر حکام وامراء کا تذکرہ ختم ہوا۔ اسی خلیفہ کے دور حکومت میں ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا۔

اس طرح سیرتِ نبوی ڈیڑھ جلد پر مشتمل ہے، جب کہ دوسری جلد کے نصف آخر کا بیشتر حصہ خلفائے راشدین کی سوانح پر اور تھوڑا سا حصہ بقیہ خلفائے بنی امیہ و بنی عباس کے مختصر تذکروں پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد اصل کتاب شروع ہوئی ہے اور ''قسم صحابہ'' سے اس کو شروع کیا ہے۔

صحابۂ کرام کے ناموں کے ذکر سے پہلے عشرۂ مبشرہ کا ذکرِ خیر ہے۔ اس کے بعد حروفِ تہجی کی ترتیب سے حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے مختصر تذکرے ہیں۔

صحابۂ کرام کے تذکرے میں وہ حضرات مقصود ہیں جن سے روایات مروی ہیں، جہاں تک ان صحابہ کا تعلق ہے جن سے روایتیں مروی نہیں ہیں سو ان کا ذکر ضمناً حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے ذیل میں آیا ہے، مستقلاً نہیں۔

صحابۂ کرام کے تذکرے میں اختصار کو ملحوظ رکھا گیا ہے، چنانچہ:

بعض اوقات صرف نام اور کنیت پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات ناموں اور کنیتوں کا اختلاف وغیرہ بھی ذکر کرتے ہیں۔ بعض اوقات بعض صحابۂ کرام کی ایک آدھ روایت بھی نقل فرمادیتے ہیں۔ بعض صحابۂ کرام کی مخصوص خصوصیات کی طرف بھی اشارہ کر دیتے ہیں۔

اگرچہ حروفِ تہجی کے اعتبار سے اسماء کو مرتب کیا گیا ہے، تاہم یہ ترتیب صرف پہلے حرف کے اعتبار سے ہے، اس کے بعد دوسرے حروف میں اس ترتیب کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔

صحابۂ کرام کے تذکرے کو ''باب الکنی'' کے ساتھ ختم فرمایا ہے، پہلے حضرات صحابہ اور پھر حضرات صحابیات کی کنیتیں مذکور ہیں۔ اس طرح تیسری جلد مکمل حضرات صحابۂ کرام کے اسماءِ گرامی پر مشتمل ہے۔

حضرات صحابہ کرام کے بعد ''کتاب التابعین'' شروع ہوئی ہے۔ تابعین کے تذکرے میں بھی حروفِ تہجی کی ترتیب کا اعتبار کیا ہے۔ راویوں کے تذکرے میں نام و نسب و کنیت و نسبت کے ذکر کے ساتھ راوی کے ایک آدھ شیخ اور ایک آدھ تلمیذ کو بھی ذکر کرتے ہیں، اصحابِ علم اور طلبۂ حدیث پر اس کی افادیت مخفی نہیں۔ چوتھی اور پانچویں جلد حضرات تابعین کے تذکروں پر مشتمل ہے اور حسبِ سابق اختتام کنیتوں پر ہوا ہے۔ چھٹی جلد سے اتباع التابعین کا حروفِ تہجی کی ترتیب سے تذکرہ ہے۔

یہاں بھی وہی طریقہ اختیار کیا ہے جو تابعین کے تذکرے میں اختیار کیا گیا ہے، یعنی راوی کا نام ذکر کر کے ان سے اوپر اور نیچے ایک آدھ راویوں کو ذکر کرتے ہیں۔ اسی طرح اس میں مشہور شخصیات کے نسب اور سنِ وفات کے ذکر کا بھی التزام کیا ہے۔ اتباع التابعین کا تذکرہ دو جلدوں پر محیط ہے۔ آٹھویں اور نویں جلد میں "تبع اتباع التابعین" کا تذکرہ ہے۔ اس میں بھی وہی التزامات ہیں جو اس سے پہلی جلدوں میں ہیں۔

تنبیہ

بعض حضرات نے ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کو توثیق و تعدیل کے سلسلہ میں متساہل قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ وہ بہت سے ایسے حضرات کی توثیق کر دیتے ہیں جو حقیقت میں جرح کے مستحق ہیں۔ لیکن علامہ عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے "الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل" (ص۳۳۵) میں اس کی تردید کی ہے اور فرمایا کہ پیچھے تفصیل گذر چکی ہے کہ ابن حبان جرحِ رجال کے سلسلہ میں متعنت اور مسرف ہیں، اور جو شخص جرح میں متشدد ہو وہ تعدیل میں متساہل نہیں ہو سکتا۔

علامہ ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی "قواعد فی علوم الحدیث" (ص۱۸۰) میں ان کی متابعت کی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ دونوں باتوں میں تضاد نہیں، کیوں کہ ابن حبان تعدیل میں تو متساہل ہیں جب کہ جرح میں متشدد ہیں۔ تعدیل و توثیق میں ان کا تساہل اس اعتبار سے معروف ہے کہ وہ ہر اُس راوی کو ثقہ اور عادل قرار دیتے ہیں جو مجہول العین نہ ہو، تا آنکہ کوئی جرح ثابت ہو جائے۔

محدث شہیر شیخ عبدالفتاح ابو غدہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "فإذا رأيت فى كتب الرجال أو كتب الجرح والتعديل قولهم: "وثقه ابن حبان" أو "ذكره ابن حبان في الثقات" فالمراد بتوثيقه عنده: أن جهالة عينه قدانتفت، ولم يُعلم فيه جرح، وهذا مسلك متسع خالف فيه جمهور أئمة هذا الشأن، فكان به من المتساهلين في التوثيق. والله أعلم (تعليقات على الرفع والتكميل ص۳۳۷)۔

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ابن حبان کی توثیق کا اعتبار نہیں، بلکہ ابن حبان کی توثیقات پر حافظ زیلعی، حافظ عراقی، حافظ نورالدین ہیثمی، حافظ سبط ابن العجمی، حافظ ابن حجر، علامہ احمد محمد شاکر، علامہ حبیب الرحمٰن اعظمی رحمہم اللہ وغیرہ حضرات اعتماد کرتے ہیں اس سلسلے میں علامہ حبیب الرحمٰن اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان قولِ فیصل کی حیثیت رکھتا ہے "وأما توثيق ابن حبان اذا انفرد بهو مقبول عندی، معتدبه، اذا لم يأت بما ينكر عليه۔"

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کی صنیع کے بارے میں شیخ محمد عوامہ حفظہ اللہ نے "الکاشف" کے تحقیقی مقدمہ میں بہت مفید بحث کی ہے جو طلبۂ حدیث کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ دیکھیے (ص۳۰۔۳۳ وص۵۰و۵۱) واللہ اعلم بالصواب۔

رحم اللّٰہ ابن حبان ومن حذا حذوه في نشرالسنة

ورحمنامعهم وجمع بيننا وبينهم فى مقعد صدق لديه

وصلى الله وبارك علىٰ محمد وعلى آله وصحبه وسلم تسليما كثيراً

☆☆☆